قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

جمعرات 09 ستمبر 2021ء | 01 صفر 1443 ہجری قمری | 09 تبوک 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:214

ارشاد باری تعالیٰ

وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدۡوًۢا بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ کَذٰلِکَ زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَہُمۡ ۪ ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمۡ مَّرۡجِعُہُمۡ فَیُنَبِّئُہُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾

(الانعام: 109)

ترجمہ: اور تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر قوم کو ان کے کام خوبصورت بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر ان کے رب کی طرف ان کو لوٹ کر جانا ہے تب وہ انہیں اس سے آگاہ کرے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

فرمانِ رسول ﷺ

گالی دینا جاہلیت کی عادت ہے

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سے میرا جھگڑا ہوگیا تو میں نے اسے ماں کی گالی دی۔ اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا:

تو ابھی ایسا شخص ہے جس میں جاہلیت کی عادت باقی ہے۔

(خلاصہ از مسلم، کتاب الایمان باب اطعام المملوك مما یاكل)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

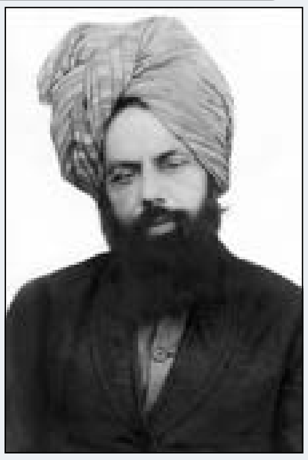

جماعت کو نصائح

’’اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی ترکیب سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو، گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-11)

فرمان خلیفہ وقت

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی فرمایا کہ گالی مت دو خواہ دوسرا شخص گالی دیتا ہو۔ اور یہی گُر ہے جس سے مومن کی زبان ہمیشہ صاف رہتی ہے۔ ایک مومن کو تو ہمیشہ پاک زبان کا استعمال کرنا چاہئے۔ گالی کی تو اس سے توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ اپنے آپ کو کسی کی گالی سن کر پھر اس سے روکنا نہ صرف زبان کو پاک رکھتا ہے بلکہ ذہن کو بھی بہت سے غلط کاموں کے کرنے سے بچاتا ہے۔ گالی سن کر انسان کا فطری ردّعمل یہی ہوتا ہے کہ انسان غصے میں آجاتا ہے اور اس کے ردّعمل کے طور پر بھی جس کو گالی دی جاتی ہے یا بُرا بھلا کہا جاتا ہے، وہ بھی اسی طرح الفاظ دوسرے پر الٹاتا ہے۔ پس جب یہ ارادہ ہو کہ انہی الفاظ میں جواب نہیں دینا جو غلط الفاظ دوسرے نے استعمال کئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے، تو یہ بہت بڑی نیکی ہے اور یہ نیکی ایک بہت بڑے مجاہدے سے حاصل ہوگی۔ یہ آسان کام نہیں ہے۔ اور یہ مجاہدہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا، جب تک خدا تعالیٰ پر کامل ایمان نہ ہو اور ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور پھر یہی چیز ہے جس سے صبر کے معیار بڑھیں گے۔ ایک مومن کو تو یہ ضمانت میسر ہے کہ اگر کسی کی غلط زبان پر یا غلط بات پر یا غلط حملوں پر تم صبر کرتے ہو تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ جب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے ہماری ڈھال بھی بنا دیا ہے اور ہماری طرف سے جواب دینے کے لئے بھی مقرر کر دیا ہے تو پھر اس سے بہتر اور کیا سودا ہوگا۔۔۔۔ گالی کا جواب گالی سے دینے سے بعض دفعہ دوسرا فریق مزید طیش میں آجاتا ہے۔ اس کے حمایتی جمع ہو جاتے ہیں، دوسرے فریق کے حمایتی جمع ہو جاتے ہیں، اس گالی پر بعض دفعہ ایسی خطرناک لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں کہ قتل تک ہو جاتے ہیں۔ پس جب مومن کا مطلب ہی امن سے رہنے والا اور امن پھیلانے والا ہے تو اس سے ایسے امن کی توقع ہی نہیں کی جاسکتی جس کے نتائج فتنہ و فساد پر منتج ہوں۔ پس اگر ان بھیانک نتائج سے بچنا ہے تو پھر اس کا علاج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ گالی کا جواب گالی سے نہ دو، غریب اور حلیم اور نیک نیت ہو جاؤ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اگست 2007ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- نگری نگری پھرا مسافر گھر کا رستا بھول گیا (منظوم)
- حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصائح
- خلافت کا سائبان
- سورۃ یونس، سورۃ ھود اور سورۃ یوسف کا تعارف

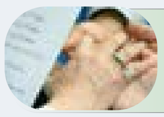

دربارِ خلافت

تیسری شرط بیعت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر تیسری شرط بیعت کی یہ ہے:

’’یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ (باقاعدگی رکھے گا۔) اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 159 اشتہار ’’تکمیل تبلیغ‘‘، اشتہار نمبر 51)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ بہت قریب آ جاتا ہے اگر اُس کا حق ادا کیا جائے) ’’نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مَیں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ ...... جس گھر میں اس قسم کی نماز ہو گی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہو گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوحؑ کے وقت میں نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔ حج بھی انسان کے لیے مشروط ہے، روزہ بھی مشروط ہے، زکوٰۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔ سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لیے جب تک پوری پوری نماز نہ ہو گی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہے اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہو گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 627 ایڈیشن 1988ء)

پھر تہجد کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

’’راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے ان کے لیے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اُسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 28 ایڈیشن 1988ء)

پھر آپ درود کے بارہ میں بتاتے ہیں کہ:

’’انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اُسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ (الزمر: 54) اس جگہ بندوں سے مراد

بقیہ صفحہ 6 پر

نگری نگری پھرا مسافر گھر کا رستا بھول گیا

نگری نگری پھرا مسافر گھر کا رستا بھول گیا
کیا ہے تیرا کیا ہے میرا اپنا پرایا بھول گیا
کیا بھولا کیسے بھولا کیوں پوچھتے ہو بس یوں سمجھو
کارن دوش نہیں ہے کوئی بھولا بھالا بھول گیا
کیسے دن تھے کیسی راتیں کیسی باتیں گھاتیں تھیں
من بالک ہے پہلے پیار کا سندر سپنا بھول گیا
اندھیارے سے ایک کرن نے جھانک کے دیکھا شرمائی
دھندلی چھب تو یاد رہی کیسا تھا چہرہ بھول گیا
یاد کے پھیر میں آ کر دل پر ایسی کاری چوٹ لگی
دکھ میں سکھ ہے سکھ میں دکھ ہے بھید یہ نیارا بھول گیا
ایک نظر کی ایک ہی پل کی بات ہے ڈوری سانسوں کی
ایک نظر کا نور مٹا جب اک پل بیتا بھول گیا
سوجھ بوجھ کی بات نہیں ہے من موجی ہے مستانہ
لہر لہر سے جا سر پٹکا ساگر گہرا بھول گیا

میراجی

مربیان سلسلہ احمدیہ کے نام

لہجوں میں صداقت ہے
بے لوث اطاعت ہے
مہدی کے سپاہی ہیں
پیغام محبت ہے
چہروں پہ تبسم ہے
سادہ سی طبیعت ہے
سینوں میں فقط ان کے
قرآن کی دولت ہے
برگد ہیں یہ نیکی کے
اک سایہ شفقت ہے
اے میرے خدا ہم پر
کیا خوب عنایت ہے
ہاں غلبۂ دیں ہوگا
زاہد یہ حقیقت ہے

سید طاہر احمد زاہد

اداریہ

حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصائح

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو کی جانے والی نصائح جو سورۃ لقمان آیت 14 تا آیت 20 میں بیان فرمائی ہیں۔ ہمارے بچے بھی آج ان کے مخاطب ہیں جنہیں ان کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیے۔ وہ یہ ہیں:

1۔ یٰبُنَیَّ لَا تُشۡرِکۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ

ترجمہ: اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا۔ یقیناً شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

2۔ وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔

3۔ اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیۡکَ ؕ اِلَیَّ الۡمَصِیۡرُ

ترجمہ: (اُسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

4۔ وَاِنۡ جَاہَدٰکَ عَلٰۤی اَنۡ تُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡہُمَا وَصَاحِبۡہُمَا فِی الدُّنۡیَا مَعۡرُوۡفًا

ترجمہ: اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تُو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ اور اُن دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ۔

5۔ یٰبُنَیَّ اِنَّہَاۤ اِنۡ تَکُ مِثۡقَالَ حَبَّۃٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَکُنۡ فِیۡ صَخۡرَۃٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِہَا اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ

ترجمہ: اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو پس وہ کسی چٹان میں (دبی ہوئی) ہو یا آسمانوں یا زمین میں کہیں بھی ہو، اللہ اسے ضرور لے آئے گا۔ یقیناً اللہ بہت باریک بین (اور) باخبر ہے۔

6۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ

ترجمہ: اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم کر۔

7۔ وَاۡمُرۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ

ترجمہ: اور اچھی باتوں کا حکم دے۔

8۔ وَانۡہَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ

ترجمہ: اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر۔

9۔ وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَاۤ اَصَابَکَ

ترجمہ: اور اُس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے۔

10۔ وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ

ترجمہ: اور (نخوت سے) انسانوں کے لئے اپنے گال نہ پُھلا۔

11۔ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا

ترجمہ: اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔

12۔ وَاقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ

اور اپنی چال میں میانہ رَوی اختیار کر۔

13۔ وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ

ترجمہ: اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔

اللہ تعالیٰ ہم میں ہر ایک کو ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابو سعید)

ابن منور

خلافت کا سائبان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے 1965ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے افتتاحی خطاب میں فرمایا تھا:

میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لیے، آپ کے بار ہلکا کرنے لیے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ اس پاک ذات پر ہے کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔

یہ فرمان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تک ہی محدود نہیں، خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ہر خلیفۃ المسیح نے ساری جماعت کے لیے دعاؤں کا خزانہ آسمان میں چھوڑا ہے۔ اور خاکسار نے جب سے ہوش سنبھالا ہے خلافت احمدیت کی دعاؤں سے وافر حصہ پایا ہے۔ اور اپنے کام سنوارے ہیں۔ الحمد للہ

ایک مرتبہ ہم لوگ اگست 1960ء میں مشرقی افریقہ نیروبی سے رخصت پر ربوہ آئے تھے۔ وہ خلافت ثانیہ کا بابرکت دور تھا۔ والد محترم مولانا محمد منور صاحب کے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات اور زیارت کے لیے حضور کے بسترِ علالت تک حاضر ہو کر حضور کی زیارت اور درخواست دعا کا شرف حاصل ہوا۔

اسی طرح خلافت ثالثہ، رابعہ اور اب خلافت خامسہ میں بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یا بذریعہ خطوط اپنے مسائل اور مشکلات کا ذکر کر کے دعاؤں سے برکت پانے اور مشکلات دور ہونے کے نظارے آج تک دیکھ رہا ہوں۔

آج اس مضمون میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قبولیت دعا کا ایک اعجاز بیان کرنا ہے۔

جلسہ سالانہ 2019ء کے موقع پر خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دو معاملات کے لیے دعا کی التجا کی۔

اول۔ ہماری نواسی عزیزہ فائزہ جس کی شادی جرمنی میں مقیم ایک مخلص ہونہار نوجوان سے ہو چکی تھی، اس کے جرمنی جانے کے سامان اللہ تعالیٰ جلد مہیا فرمائے۔

دوم۔ خاکسار کی بھانجی عزیزہ حافظہ امۃ السلام بنت مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب مربی سلسلہ مرحوم کے رشتہ کی تلاش ہے۔ اور دیر ہونے سے فکرمندی رہتی ہے۔

میری بات سن کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوری شان اور زور دے کر فرمایا۔

”یہ دونوں کام ہو جائیں گے اور بتائیں“

یہ مژدہ لے کر میں جلسہ کے بعد واپس ربوہ لوٹا۔ اور گھر والوں کو بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا کی برکت سے سارے کام جلد ہو جائیں گے۔

کچھ دنوں بعد ایک مربی سلسلہ کا رشتہ عزیزہ امۃ السلام کے لیے آ گیا اور جلد ہی یہ رشتہ طے پا گیا 6 جون 2020ء کو شادی ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں چاند سی پیاری بیٹی ’زجاجہ‘ عطا فرمائی۔

اسی طرح عزیزہ فائزہ جس کا جرمنی جانا کرونا وبا کی وجہ سے تاخیر میں پڑا ہوا تھا، اسے اچانک کراچی سے انٹرویو کی کال آئی اور کراچی سے جرمنی کا ویزہ مل گیا اور عزیزہ خیرو عافیت سے 20 جنوری 2021ء کو اپنے دولہا کے پاس پہنچ گئی اور دونوں باہم شیروشکر خوش باش زندگی گزار رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ خلافت کا سائباں ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیار، محبت اور راہنمائی ہمیشہ میسر رہے۔ آمین

عائشہ چوہدری۔ جرمنی

سورۃ یونس، ھود اور یوسف کا تعارف

از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۃ یونس

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو دس آیات ہیں۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران میں الٓمّ کے مقطعات مذکور ہیں جبکہ اس سورت میں میم کی بجائے را فرمایا گیا ہے۔ گویا سابقہ ترجمہ کی طرز کو اختیار کرتے ہوئے اس کا یہ ترجمہ کیا جاسکتا ہے کہ اَنَا اللّٰہُ اَرٰی کہ میں اللہ ہوں، مَیں دیکھتا ہوں۔

اس سورت کا مرکزی نکتہ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آنے والا ابتلاء ہے، اسی لئے اس سورت کا نام یونس رکھا گیا ہے۔ اس کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ ایک سوال اٹھاتا ہے کہ کیا لوگوں کے لئے یہ بات تعجب انگیز ہے کہ انہی میں سے ایک شخص پر ہم نے وحی فرمائی ہے۔ اس کا جواب جو اس میں مضمر ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کا تعجب دراصل ان کے اپنے ہی نفوس کی گواہی ہے کیونکہ وہ لوگ سراسر دنیا کے کیڑے بن گئے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان پر وحی نازل نہیں فرماتا۔ دراصل وہ اپنے پیمانے پر جانچتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر بھی وحی نازل نہیں فرما سکتا۔

اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ یہ ذکر فرماتا ہے کہ وہ اللہ جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور ہر امر میں ایک عمدہ تدبیر اختیار فرمائی کیا وہ اس فعل کو محض رائیگاں جانے دے گا؟ اس تدبیر کا منتہی یہ ہے کہ ایسا شفیع پیدا کیا جانے والا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو اللہ کے اذن کے ساتھ اپنی امت کے ہی مستحق بندوں کی شفاعت نہیں کرے گا بلکہ تمام گزشتہ امتوں میں سے نیک بندوں کے حق میں شفاعت کرے گا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایک سورج سے دی گئی ہے جس کی روشنی سے دنیا میں زندگی کا نظام فیض اٹھا رہا ہے اور اس کے فیض سے ایک بدرِ کامل نے پیدا ہونا ہے جو رات کے اندھیروں میں بھی اس نور کا فیض زمین تک پہنچاتا رہے گا۔

یہ امر حیرت انگیز ہے کہ مادی عالم میں بھی چاند کی روشنی میں بعض سبزیاں اس تیزی سے بڑھتی ہیں کہ ان کے بڑھنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ ککڑیوں کے متعلق سائنس دان بتاتے ہیں کہ ان کے بڑھنے کی رفتار کی وجہ سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے جسے انسانی کان سن سکتے ہیں۔ پس وہی اللہ ہے جس نے دن کو بھی زندگی کا ذریعہ بنایا اور رات کو بھی۔

سورت یونس میں ایسی قوم کا ذکر ہے جو اس دنیا میں کلیتہً اس عذاب سے بچالی گئی جس کا وعید انہیں دیا گیا تھا۔ اور اس کے بعد میں آنے والی سورت ھود میں ان قوموں کا ذکر ہے جو انکار کی وجہ سے کلیتہً ہلاک کر دی گئیں۔

سورۃ ھود

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو چوبیس آیات ہیں۔

اس کا گزشتہ سورت سے جو تعلق ہے اسے گزشتہ سورت کے تبصرہ میں واضح کر دیا گیا ہے۔ اس سورت کا یہ پہلو بہت نمایاں ہے کہ اس کی آیت نمبر 113 فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی بھاری ذمہ داری آ پڑی کہ آپؐ نے فرمایا:

شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ

کہ مجھے تو سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا۔

نیز اس سورت میں ان قوموں کا ذکر ہے جو انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔ ان لوگوں کے غم کی وجہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دکھ پہنچا۔

اس سورت کی آیت نمبر 18 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپؐ سے پہلے کی ایک گواہی کا بھی ذکر کرتی ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گواہی اور ایک ایسے گواہ کا بھی ذکر کرتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والا ہے۔ اس گواہ کا ذکر سورۃ البروج میں ان الفاظ میں ملتا ہے وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ کہ ایک زمانہ ہو گا جس میں ایک عظیم شاہد ایک عظیم تر مشہود یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپ کی صداقت کی گواہی دے گا۔

اس کے بعد چونکہ سورۃ یوسف کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے جس میں قَصص میں سے بہترین قصے کا بیان ہے اس لئے اس سورت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انبیاء کے جو قصص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کئے جارہے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ آپؐ کا دل ثبات پکڑے۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ سورۃ ہود میں ان قصص کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو صدمہ پہنچانا مقصود نہیں تھا۔

سورۃ یوسف

یہ مکی سورت ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ایک سو بارہ آیات ہیں۔

اس کا آغاز بھی الٓرٰ کے مقطعات سے ہو رہا ہے اور وہی معنے رکھتا ہے جو پہلے بیان کئے جاچکے ہیں۔

اس کے معاً بعد تمام قَصص میں سے اُس بہترین قصے کا ذکر آیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشاشتِ قلب کا موجب بنتا تھا۔ سورۃ ھود میں مذکور واقعات سے پہنچنے والے صدمہ کا یہ بہترین ازالہ ہے ضروری ہے کہ یہاں قَصص کی وضاحت کی جائے۔

قصص سے مراد قصہ کہانی نہیں بلکہ ماضی کے وہ واقعات ہیں جو کھوج لگانے پر بعینہٖ درست ثابت ہوتے ہیں۔

اس سورت کا آغاز حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا کے ذکر سے کیا گیا ہے جس میں آپؑ کے ساتھ پیش آمدہ تمام واقعات کا ذکر موجود ہے اور جس کی تعبیر حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمائی کہ حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں سے سخت نقصان کا خطرہ ہے۔ اس لئے آپؑ نے نصیحت فرمائی کہ یہ رؤیا اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہیں کرنی۔

یہ تمام سورت حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو تعبیر رؤیا کا علم دیا گیا تھا اس سے تعلق رکھتی ہے۔ مثلاً آپؑ کے ساتھ جو دو قیدی تھے ان دونوں کی رؤیا کی حضرت یوسفؑ نے ایسی تعبیر فرمائی جو بعینہٖ پوری ہوئی اور اسی وجہ سے وہ قیدی جس کے بچنے کی خوشخبری دی گئی تھی وہ ذریعہ بن گیا کہ بادشاہ کی اس رؤیا کے متعلق حضرت یوسفؑ سے تعبیر طلب کرتا جس کو درباری علماء نے محض نفس کے خیالات سے تعبیر کیا تھا۔ اور حضرت یوسفؑ کی تعبیر ہی کے نتیجہ میں یہ عظیم الشان واقعہ ہوا کہ مصر اور اس کے ارد گرد ایسے غرباء جنہوں نے یقیناً فاقوں سے مر جانا تھا فاقہ کشی کے عذاب سے بچائے گئے اور مسلسل سات برس تک ان کو غذا مہیا کی گئی اور اس انتظام کے نگران خود حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بنائے گئے اور اسی وجہ سے بالآخر آپؑ کے والدین اور بھائیوں کو آپؑ ہی کی پناہ میں آنا پڑا اور وہ آپؑ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔

یہ تاریخ کے ایسے واقعات ہیں جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صورت ذاتی علم نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے فرمایا کہ تُو ان لوگوں میں موجود نہیں تھا جب یہ سب کچھ رونما ہو رہا تھا۔ یہ محض ایک علیم وخبیر اللہ ہی ہے جو تجھے ان واقعات کی حقیقت سے آگاہ فرما رہا ہے۔

اس سورت کا اختتام اس آیت کریمہ پر کیا جارہا ہے کہ ان واقعات کا بیان ایسا نہیں جیسے قصّے کہانیاں بیان کی جاتی ہیں بلکہ اہل عقل کے لئے ان واقعات میں بہت سی عبرتیں پوشیدہ ہیں۔

اور بلا شبہ سورۃ یوسف تمام تر اَن گنت عبرتوں کی طرف متوجہ کر رہی ہے۔

غلام مصباح بلوچ۔ استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا

تعارف صحابہ کرامؓ

حضرت مولوی محمد صادق رضی اللہ عنہ۔ جموں

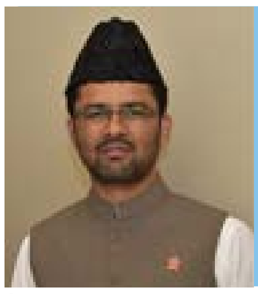

حضرت مولوی محمد صادق رضی اللہ عنہ صاحب ولد مولوی محمد عبداللہ صاحب اصل میں موضع سرگال تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال (اُس وقت یہ گاؤں ضلع گورداسپور میں تھا) کے رہنے والے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے مولوی فاضل اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور 1890ء میں حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ جو ان دنوں ریاست جموں وکشمیر کے شاہی طبیب تھے، کی سفارش سے ریاست جموں کے ہائی سکول میں مدرس مقرر ہوئے۔ آپ وہاں فارسی پڑھاتے تھے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بھی ان دنوں اسی سکول میں مدرس تھے۔ جموں میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’فتح اسلام‘‘ پہنچی جو آپ نے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے مل کر پڑھی جس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے 31؍جنوری 1891ء کو قادیان جاکر بیعت کرلی۔ اگلے سال حضرت مفتی محمد صادق صاحب پھر قادیان آئے۔ اس مرتبہ حضرت مولوی محمد صادق صاحبؓ اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی بھی آپ کے ہمراہ آئے اور بیعت کی توفیق پائی۔آپ کی بیعت کی تاریخ 20؍جنوری 1892ء ہے۔ آپ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں یوں موجود ہے:

’’20؍جنوری 1892ء۔مولوی محمد صادق ولد مولوی محمد عبداللہ ساکن موضع سرگال تحصیل و ڈاک خانہ شکرگڑھ ضلع گورداسپورہ۔ فارسی مدرس ہائی سکول جموں‘‘

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 357)

حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی فرماتے ہیں:

’’ایک روزعصر کے وقت حضرت مسیح موعودؑ بمع حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ اور چند دیگر خدام کے گول کمرہ سے باہر میدان میں چارپائیوں پر بیٹھے ہوئے تھے دو غیراحمدی مولوی صاحبان بھی کسی جگہ سے آگئے...اور کچھ گفتگو شروع ہوگئی...اثنائے گفتگو میں ایک عربی لفظ کے معانی کے متعلق جھگڑا ہوگیا معترض مولوی صاحبان کچھ اور معنیٰ کرتے تھے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مولوی محمد صادق صاحب کی طرف

حضرت مولوی محمد صادقؓ

اشارہ کرتے ہوئے فرمایا آپ مولوی فاضل ہیں ان کو اس لفظ کے معنیٰ بتائیں۔مولوی محمد صادق صاحب نے پتلون اور بوٹ پہنا ہوا تھا۔معترض مولوی صاحبان نے کہا کہ انہوں نے پتلون اور بوٹ پہنا ہوا ہے ان کی بات پر ہمیں کوئی اعتبار نہیں۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 8 صفحہ 113)

ابھی آپ لوگ بیعت کے بعد قادیان میں ہی قیام پذیر تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جنوری 1892ء ہی میں لاہور کا سفر اختیار فرمایا۔ چنانچہ آپ بھی حضور کے ساتھ ہی قادیان سے لاہور آگئے اور حضور کی ہمرکابی کا شرف پایا چونکہ آپ کو اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ملازمت پر جلد واپس جانا تھا اس واسطے ایک دو دن وہاں ٹھہر کر واپس جموں چلے گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعض تحریرات میں آپ کا ذکر بھی محفوظ ہے۔ گورنمنٹ کے نام اپنے دو اشتہاروں میں حضور نے اپنی جماعت کے اسماء بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ آپ کا نام آریہ دھرم، کتاب البریہ، جلسہ احباب، اور سراج منیر میں درج مختلف فہرستوں میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو گروپ فوٹوز میں آپ بھی موجود ہیں۔

آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے قریبی دوستوں اور حضرت خان بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی کے اساتذہ میں سے تھے۔ ایک ہی سکول میں مدرس ہونے کے سبب آپ دونوں نے چند سال اکٹھے گذارے اور اس پر خوش قسمتی یہ کہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی پاکیزہ صحبت بھی آپ کو جموں میں میسر تھی۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب جموں میں ملازمت کے دور کی ایک روایت بیان کرتے ہیں:

’’جب کتاب ازالۂ اوہام شائع ہوئی اُس وقت حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ ریاست جموں میں ملازم تھے اور عاجز راقم بھی وہیں پر ملازم تھا۔ازالۂ اوہام میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مریدین کے نام بھی لکھے تھے اور اس میں میرا نام بھی نمبر 66 پر تھا۔تب حضرت مولوی صاحب نے جو ہمیں ہر رنگ میں ترقی کرنے کی تحریص دلایا کرتے تھے مجھے مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کا نام تو اتنے نمبر 66 پر ہے۔ کیا اتنے نمبر پر بھی کوئی پاس ہوسکتا ہے؟ تب میرے عزیز دوست مولوی فاضل محمد صادق صاحب مرحوم نے عرض کی فیل ہونے والوں کے تو نام نہیں شائع ہوئے۔صرف پاس ہونے والوں کے نام شائع ہوا کرتے ہیں جس پر حضرت مولوی صاحب تبسم کر کے خاموش ہورہے۔‘‘

(ذکر حبیب صفحہ 30 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

آپ نے مارچ 1910ء میں جموں میں وفات پائی۔آپ کی وفات پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے لکھا:

’’ہمارے ایک پرانے دوست جناب مولوی محمد صادق صاحب پروفیسر پرنس آف ویلز کالج جموں قریباً 45سال کی عمر میں جموں میں ہی وفات پاگئے۔مرحوم پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل و منشی فاضل تھے اور 1890ء میں بسفارش حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح و المہدی جو ان دنوں میں ریاست جموں و کشمیر کے طبیب خاندان شاہی تھے۔انہیں دنوں میں ملازم ہوئے تھے جن دنوں میں کہ یہ عاجز بھی وہاں کے مدرسہ میں نیا ملازم ہوا تھا۔ ان تعلقات کے سبب جموں میں کئی سال وہ اور میں اکٹھے رہے...اس واسطے مرحوم کے ساتھ تعلقات محبت دن بدن ترقی کرتے گئے۔ آپ سلسلہ احمدیہ میں ایک فاضل مولوی تھے اور اپنی وسعت کے مطابق خدمات دینی میں حصہ لیتے تھے آپ کے ضعیف باپ اور چھوٹے بچوں کے واسطے یہ صدمہ بہت سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔‘‘

(بدر 31مارچ 1910ء صفحہ 5 کالم 2)

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 16

سبق نمبر 15 میں ہم نے فقرات کی مفعولی حالت میں حروفِ ربط کا استعمال دیکھا۔ آج کے سبق میں ہم حروفِ ربط پر تفصیلی بحث کریں گے اور کوشش کریں گے آسان ترین انداز اور الفاظ میں ان حروف کی وضاحت کرسکیں۔

حرفِ ربط Preposition

جیساکے نام سے ظاہر ہے یہ حروف دو یا دو سے زیادہ اشیاء میں پائے جانے والے تعلق کو بیان کرتے ہیں۔ یہ تعلق وقت اور جگہ کے لحاظ سے بھی ہوسکتا ہے اور کیفیت و حالت کے لحاظ سے بھی۔ مشکل الفاظ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم انشاء اللہ آسان ترین الفاظ میں وضاحت کرنے کی کوشش کریں گے۔ حروف ربط کی چند مثالیں پیش ہیں۔

کو، سے، میں، کے، تک، پر، آگے، طرف، نزدیک، ساتھ، کی طرف، کے ساتھ

کو:

English preposition "to" in its general sense works as "کو" in Urdu

مثالیں:

نام یا اسم کے بعد: ’احمد کو دے دو‘

صفت کے بعد: ’خدا تعالیٰ نیک انسان کو ضائع نہیں کرتا‘

علم ریاضی میں: ’چھ کو چار سے ضرب دو‘ اسی طرح ’دس کو پانچ پر تقسیم کرو‘ اسی طرح ’آٹھ سو کو تین سو میں جمع کرو‘

ضمیر کے بعد: ’اس کو بلاؤ‘ اسی طرح ’اِس کو دیکھو‘ اس طرح ’ان کو دعوتِ اسلام دو‘

سے:

اردو زبان میں ’سے‘ کئی طرح استعمال ہوتا ہے جیسے

فاصلہ یا دوری بتانے کے لیے: ’ربوہ احمد نگر سے 3 کلومیٹر کے فاصلے پہ ہے۔‘

کسی خاص شے یا واقعے کے آغاز کو بتانے کے لیے: ’جب سے عالمی وباء کا آغاز ہوا‘ اس طرح ’داستان شروع سے آخر تک دلچسپ تھی‘

موازنہ کرنے کے لیے: ’شہد میں شکر سے زیادہ مٹھاس ہوتی ہے‘ اسی طرح ’سیاہ گھوڑا سفید گھوڑے سے آگے نکل گیا‘

ضمائر کے بعد: اُس سے کہو، اِس سے پوچھو، اُن سے رابطہ کرو، ہم سے صلح کرو، مجھ سے پوچھو، تم سے کس نے کہا وغیرہ۔ انگریزی زبان میں اس انداز میں بات کرتے ہوئے حرفِ ربط استعمال نہیں ہوتے جیسے

Tell him/her اُس سے کہو۔

Ask him/her اِس سے پوچھو وغیرہ

میں:

یہ حرفِ ربط کئی طرح استعمال ہوتا ہے

جگہ یا مکانیت کے لحاظ سے۔ یعنی یہ بتاتا ہے کہ ایک چیز دوسری چیز یا جگہ کے اندر ہے۔

چینی اس ڈبے میں ہے، سکول میں پانی کا انتظام نہیں ہے، گھر میں کوئی نہیں ہے، میری جیب میں کچھ ہے، وغیرہ

وقت کے لحاظ سے:

آٹھ بجنے میں پانچ منٹ باقی ہیں، جلسہ سال میں ایک بار ہوتا ہے، یہ دوا ہفتے میں چار بار لینی ہے،

حالت یا کیفیت، طور یا طریقے کے لحاظ سے

وہ بہت جلد غصے میں آجاتا ہے، انسان خوشی میں سب کچھ بھول جاتا ہے، ہوش میں آؤ اور تعلیم پر توجہ دو، اس کی زبان میں بہت تاثیر ہے وغیرہ

موازنہ کرنے کے لیے:

مجھ میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ وہ لاکھوں میں ایک ہے،

’سے‘ اور ’کے‘ سے کیا فرق پڑتا ہے

جیسے کمرے کے باہر اور کمرے سے باہر

کمرے کے باہر گملے رکھے ہیں

کمرے سے باہر نکل جاؤ

آئندہ سبق میں ان شاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ خدا کہ معیت کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ خدا ہی کی معیت ہو تو تبدیلی ہوتی ہے اور پھر اس کی خواہشیں اور اور جگہ لگ جاتی ہیں اور خدا کی نافرمانی اسے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے موت۔ بالکل ایک معصوم بچہ کی طرح ہوجاتا ہے۔ اس لیے جہاں تک ہوسکے کوشش کرے کہ دقیق در دقیق پرہیز گار ہوجاوے۔ جب نماز میں کوئی خطرہ پیش آوے۔ اس وقت سلسلہ دعا کا شروع کردے یہ مشکلات اس وقت تک ہیں کہ جب تک نمونہ قدرتِ الٰہی کا نہیں دیکھتا۔ کبھی دہریہ ہوجاتا ہے کبھی کچھ۔ بار بار ٹھوکریں کھاتا ہے۔ جب تک خدا کی معرفت نہ ہو گناہ نہیں چھوٹ سکتا۔

دیکھو جو لوگ جاہل ہیں۔ ڈاکہ مارتے ہیں۔ چوریاں کرتے ہیں۔ لیکن جن کو علم ہے کہ اس سے ذلت ہوگی۔ خواری ہوگی وہ ایسے کام کرتے شرماتے ہیں کیونکہ ان کی عظمت میں فرق آتا ہے۔ اس لیے ڈاکہ والوں کا یہ بھی علاج ہے کہ ان کی تعظیم کی جاوے اور ان کو بڑا آدمی بنادیا جاوے۔ تا کہ پھر ان کو ڈاکہ مارتے شرم آوے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 35، 36)

اقتباس کے حل طلب معنے آسان اردو میں

خدا کی معیت: خدا تعالیٰ سے تعلق اس کا ساتھ

خواہشیں اور اور جگہ لگ جانا: دلچسپیاں بدل جانا۔ بد عادات کی جگہ نیک عادات پیدا ہونا

دقیق در دقیق: ایسی چیز یا بہت مشکل سے سمجھ آئے، جسے سمجھنے کے لیے محنت کرنی پڑے، جیسے لیبارٹری میں مائکروسکوپ کے ذریعے ظاہری آنکھ سے نظر نہ آنے والے جراثیموں کو دیکھا جاتا ہے۔

نماز میں خطرہ پیش آنا: نماز میں سستی پیدا ہونا، دلچسپی کم ہونا

نمونہ قدرتِ الٰہی: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشان، جیسے قبولیتِ دعا وغیرہ

دہریہ: وہ شخص جو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نہیں ہے

ٹھوکریں کھانا: ارادے توڑنا، سست ہوجانا

معرفت: علم، تجربہ

جاہل: جو تعلیم یافتہ نہ ہو

ڈاکہ مارنا: چوری کرنا، لوٹنا

ذلت خواری: بے عزتی

عظمت: عزت

تعظیم کرنا: عزت سے پیش آنا

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو۔ اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔‘‘

(البدر جلد 2، نمبر 14۔ 24 اپریل 1903ء صفحہ 109)

پھر استغفار کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:

’’جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے اُن کی کمزوری دور ہوسکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ ہیں کہ گناہگار ہوچکے ہیں تو استغفار اُن کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں۔‘‘ (اگر غلطی سے گناہ ہوگیا تو انسان استغفار کرنے سے اُس کے بدنتائج سے بچ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی سزا سے بچ جاتا ہے) ’’کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے، یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے، وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 34)

(خطبہ جمعہ 23/ مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

رپورٹ فہیم احمد خادم۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن گھانا

سالانہ سپورٹس جامعۃ المبشرین گھانا

خدا کے فضل کے ساتھ جامعۃ المبشرین میں ہر سال سہ روزہ کھیلوں کا انعقاد ہوتا ہے امسال مؤرخہ 13 تا 15 جولائی سالانہ سپورٹس منعقد ہوئیں۔ جامعۃ المبشرین کے طلباء کے کل چار گروپس جو کہ امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت ہیں۔اور تمام نئے طلباء کو سال کے آغاز میں ہی ان گروپس میں شامل کر دیا جاتا ہے۔ تمام مقابلہ جات خواہ گروپس کی بنیاد پر ہوں یا انفرادی ہوں، ان کے کوالیفائنگ راونڈز دوران سال ہی کروائے گئے تھے تا کہ مقررہ تین دنوں میں آسانی سے تمام مقابلہ جات کروائے جا سکیں۔ فٹ بال، والی بال، میروڈبہ، باڑی، ریلے ریس، رسہ کشی، میراتھن ریس اور تیز پیدل چلنا کے مقابلہ جات گروپس کی بنیاد پر جبکہ 100 میٹر دوڑ، 1500 میٹر دوڑ، تین ٹانگ دوڑ، تھالی پھینکنا، گولہ پھینکنا، لانگ جمپ، ہائی جمپ، کلائی پکڑنا، پنجہ آزمائی، ثابت قدمی، مشاہدہ معائنہ اور ڈرافٹ کے مقابلہ جات انفرادی سطح پر کروائے گئے۔ اساتذہ و کارکنان کے مابین والی بال کا ایک میچ ہوا جو اساتذہ نے جیتا نیز اساتذہ کا ایک میوزیکل چیئر کا مقابلہ بھی ہوا جس سے طلباء، اساتذہ اور کارکنان خوب محظوظ ہوئے۔طلباء کے مذکورہ بالا گروپ مقابلہ جات میں دیانت گروپ فٹ بال، باڑی اور میروڈبہ میں اول رہا شجاعت گروپ، ریلے ریس اور والی بال میں اول رہا، جبکہ صداقت گروپ نے میراتھن ریس اور رسہ کشی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ امانت گروپ مقابلہ پیدل چلنا میں اول رہا۔اسی طرح انفرادی مقابلہ جات میں سب سے زیادہ پوزیشنز حاصل کرنے والے طالب علم کو بہترین کھلاڑی کے اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ امسال درجہ اولیٰ کے طالب علم عزیزم ظفر اللہ خاں جن کا تعلق گھانا سے ہے، نے سب سے زیادہ پوزیشنز حاصل کر کے بہترین کھلاڑی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

کھیلوں کے آخری دن مغرب و عشاء کے بعد تمام طلباء و اساتذہ کو عشائیہ دیا گیا جس کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی (خاکسار) فہیم احمد خادم پرنسپل جامعۃ المبشرین تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو فصل الثالث کے ایک طالب علم عزیزم بشیر الدین سونی نے کی پھر درجہ اولیٰ کے ظفر اللہ خان نے اردو نظم پڑھی۔مکرم عبد المجید علی صاحب سپورٹس انچارج نے سالانہ کھیلوں کے حوالے سے رپورٹ پیش کی۔رپورٹ کے بعد سینیگال کے طلباء اور مدرسۃ الحفظ کے طلباء نے باری باری حمد یہ نغمات پیش کیے۔ مدرسہ کی کھیلیں بھی سال کے دوران کروائی جا چکی تھیں۔لہٰذا اس موقع پر سپورٹس میں نمایاں پوزیشنز لینے والے مدرسۃ الحفظ اور جامعہ کے طلباء میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ بعد ازاں خاکسار نے بطور مہمان خصوصی سپورٹس کے آرگنائزرز کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ اس پروگرام کا اختتام کیا۔ پروگرام کے اختتام پر تمام اساتذہ کے ساتھ طلباء نے اپنے اپنے گروپس میں آ کر گروپ فوٹو بنوائے۔ الحمد للہ

مکرم عبد المجید علی صاحب ناظم اعلیٰ، مکرم مبشر احمد اقبال صاحب نائب ناظم اعلیٰ اور ان کی ٹیم میں شامل اساتذہ اور طلباء نے ان پروگرامز کے انعقاد کے لیے دن رات بے حد محنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کام کی جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین

مالی مشکلات سے نجات

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں۔’’ایک دفعہ خاکسار اور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کو قادیان دار الامان میں اکٹھا رہنے کا موقع ملا۔ ایک دن دوران گفتگو میں نے عرض کیا کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی خاص واقعہ بتائیں۔حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی خاص برکات کا ایک واقعہ سنایا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک عرصہ تک مالی مشکلات میں مبتلا رہا اور کئی ہزار روپے کا مقروض ہوگیا۔ میں نے مالی مشکلات سے گھبرا کر بے چینی کی حالت میں حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور نہایت عاجزی سے اپنی مالی مشکلات کے ازالہ کیلئے درخواست دعا کی۔ اس پر حضور اقدس نے فرمایا میاں عبد اللہ! ہم بھی ان شاء اللہ آپ کے لئے دعا کریں گے لیکن آپ اس طرح کریں کہ فرضوں کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا وظیفہ جاری رکھیں۔

چنانچہ حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق میں نے کچھ عرصہ اس وظیفہ کو جاری رکھا اور خود حضور نے بھی دعا فرمائی خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں میرا سب قرض اتر گیا اس کے بعد جب کبھی بھی مجھے مالی پریشانی ہوتی ہے تو میں یہی وظیفہ کرتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کشائش کے سامان پیدا فرما دیتا۔ یہ وظیفہ میں نے بار بار پڑھا ہے۔ اور اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی یہ بات سن کر میں نے عرض کیا کہ سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام تو اب وصال فرما چکے ہیں اگر حضور اس دنیا میں ہوتے تو آپ کی طرح حضور سے اس وظیفہ کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اٹھاتے۔کیا اب یہ ممکن ہے کہ ہم بھی اس وظیفہ سے کسی صورت میں آپ سے اجازت حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکیں۔اس پر حضرت مولوی صاحب نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اب تک اور کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔لیکن آپ کی خواہش پر آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس بابرکت وظیفہ کی مجھے اجازت فرمائی۔ خاکسار بھی اب اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہے۔لہٰذا میں ہر اس احمدی کو جو میری اس تحریر سے آگاہ ہو سکے اور اس وظیفہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے اپنی طرف سے اس وظیفہ کی اجازت دیتا ہوں۔‘‘

(حیات قدسی حصہ سوم:ص 80-81)

آج کی دعا

يَآ أَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

(ابوداؤد، کِتَابُ الْجِهَادِ بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا نَزَلَ الْمَنْزِلَ حدیث:2603)

ترجمہ: اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں تیرے شر سے، اور اس شر سے جو تیرے اندر ہے اور جو تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیر سے، کالے ناگ سے اور سانپ اور بچھو سے اور اس علاقے کے رہنے والوں کے شر سے اور جننے والے کے شر سے اور جس کو وہ جنے اس کے شر سے۔

یہ سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی سفر کی رات کی دعا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور رات آجاتی تو یہ دعا کرتے:

يَآ أَرْضُ! رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

فائقہ بُشریٰ

مالی قربانی سے متعلق احکامات

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖۛ وَاَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ

(البقرۃ:196)

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقۡبِضُ وَیَبۡصُۜطُ ۪ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ

(البقرۃ:246)

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ ؕ وَالۡکٰفِرُوۡنَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ

(البقرۃ:255)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت۔ اور کافر ہی ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ

(البقرۃ:262)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًی ۙ لَّہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

(البقرۃ:263)

وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

(البقرۃ:275)

وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ

(آل عمران:93)

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

احادیثِ نبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا (محصل) آئے تو اسے تمہارے ہاں سے راضی ہو کر لوٹنا چاہیے۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل میں جا رہا تھا، بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے آواز سنی کہ اے بادل فلاں انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا، پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا۔ کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر اُدھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تجھ کو ملا ہے؟ باغ کے مالک نے کہا۔ اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں۔ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد)

ایڈیٹر کے نام خطوط

- مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری۔ قادیان سے لکھتے ہیں:

الحمد للہ الفضل دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور تمام ٹیم کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

- مکرم آصف بلوچ۔ یوکے سے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی اور فعال عمر دراز سے نوازاے اور خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ آپ پر ہوں۔ آمین۔ رات ہی میں نے الفضل دیکھ لیا تھا۔ میں جب آپ کو یہ تحریر لکھ رہا تھا تو میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ میرے یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ الفضل کی زینت بن جائیں گے اور ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہیں کہ تاریخ کا حصہ بن جائیں گے۔ سالوں پہلے انکل کے کہے گئے یہ الفاظ کہ ’’الفضل جس گھر میں آتا ہے تو یہ اللہ کا فضل ہے‘‘ آج الفضل میں میری تحریر کا عنوان بن جائے گا۔ میری اس تحریر کو جس خوبصورت انداز میں پیش کیا اور اس پر ایک قابل قدر نوٹ تحریر کیا اور اتنا خوبصورت عنوان دیا جس نے اس تحریر کو مزید چار چاند لگا دیے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کا بھی آپ نے جس پیارے انداز میں ذکر کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کی زیر ادارت جس طرح الفضل ترقی کر رہا ہے اسی طرح ترقی کرتا چلا جائے اور اللہ تعالیٰ آپ کو سلطان القلم کی دعاؤں کا وارث بنائے آمین۔ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ واقعی ہی خلافت خامسہ کے مبارک دور میں الفضل زمینی حدود سے نکل کر آسمان کی بلندیوں اور وسعتوں تک چلا گیا ہے۔ الحمد للہ۔

- مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔ یوکے سے تحریر کرتے ہیں:

روزنامہ الفضل 28 اگست 2021ء میں شائع شدہ مکرم آصف احمد ظفر بلوچ کے بیان پر رشک آتا ہے۔ واقعی جب ڈاک سے الفضل آتا تھا تب ایک دھیان سا لگا رہتا تھا کہ پوسٹ میں لیٹ کیوں ہو گیا، مگر موصوف کے بیان نے مجھ سمیت قارئین الفضل میں مزید رشک پیدا کیا ہے کہ واقعی قابل تحسین ہیں وہ لوگ جنہوں نے خود بھی الفضل اخبار پڑھا، بچوں میں بھی اس کے مطالعہ کا شوق پیدا کیا اور پھر اسے سنبھال کر بھی رکھا۔ اس پر ادارتی نوٹ مزید جلا بخش اور نگینہ نگار بنا ہے۔ بہت اچھا نوٹ ہے، یہ سب کو پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ الفضل کو ہمارے گھروں کا فضل بنائے رکھے اور ہماری اولادیں اس فضل کو آگے سے آگے منتقل کریں، الفضل ہی ایک ایسا اخبار ہے جو ہمیں معلومات عامہ کے علاوہ ہر قسم کا دینی مواد روز فراہم کرتا ہے۔

- مکرمہ فوزیہ گل۔ انڈیا سے تحریر کرتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کا خاص شکر اور احسان ہے کہ ہمیں روز اخبار الفضل کے ذریعہ اپنی تربیت کا موقع ملتا ہے۔ ماشاءاللہ۔ اخبار کا آج کا اداریہ ’’اے میرے درخت وجود کی سرسبز شاخوں‘‘ جو آپ نے قارئین کی رہنمائی کے لیے قلم بند کیا ہے بہت خاص ہے اور یہ مضمون ہمیں خود پر غور وفکر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر ہمیں احساس ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم سے کیا توقعات تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اترنے والا بنائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی مساعی کو جلا بخشے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم حضور انور کی ہر بات پر فوراً لبیک کہنے والے ہوں تا کہ احمدیت جلد از جلد ترقی کے منازل طے کرتی چلی جائے۔ آمین۔ مضامین سبھی اعلیٰ معیار کے مطابق ہوتے ہیں۔ ماشاءاللہ۔ ادارتی نوٹ میں درج آپ کی ہدایات کا خیال رکھیں گے۔ ان شاءاللہ

- مکرم طاہر احمد۔ فن لینڈ سے تحریر کرتے ہیں:

آج مورخہ 30 اگست 2021ء کے شمارہ میں آپ نے حضور انور سے اپنی ملاقات کا بیان کیا اور لکھا کہ خاکسار نے تمام ممبران بورڈ، کمپوزنگ و دیگر امور میں مدد کرنے والوں اور قلمی معاونت کرنے والوں کی طرف سے ’’السلام علیکم‘‘ عرض کر کے دعا کی درخواست کی تو حضور نے فرمایا: ’’وعلیکم السلام‘‘۔ خاکسار روزنامہ الفضل تو باقاعدگی سے پڑھتا ہے اور ایک خاص ذاتی و روحانی تعلق ہمیشہ اس سے وابسطہ رہتا ہے، اور اسی تعلق میں کچھ نہ کچھ لکھ کر الفضل کی خدمت میں بھیجتا بھی رہتا ہوں جو چھپتا بھی رہتا ہے لیکن یہ ’’سلام اور والسلام‘‘ پڑھ کر جو عجیب خوشی محسوس ہوئی اس کا بیان مشکل ہے۔ آپ کو اللہ بہت جزا دے کہ آپ نے حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر ہم سب کی طرف سے وہ پیغام پہنچا دیا جس کی ہمیشہ خواہش رہتی ہے اور حضور کے جواب ’’وعلیکم السلام‘‘ پڑھ کر یوں محسوس ہو رہا ہے کہ گویا حضور سامنے ہوں۔ یہ وہ خاص تعلق ہے جو الفضل، قارئین کے خلافت کے ساتھ مضبوط کرتا ہے اور آپ اس تعلق کو مضبوط کرنے میں خلافت کے موئید و مددگار ہونے کا فرض نبھا رہے ہیں۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہمیشہ مضبوط سے مضبوط کرتا جائے اور ہم سب کو حضور کی سلامتی کی دعا کا وارث بنائے۔ آمین

- مکرم ڈاکٹر نصیر احمد۔ یوکے سے لکھتے ہیں:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آپ کے سلام اور حضور انور کے ’’وعلیکم السلام‘‘ پر آپ کا شکر گزار ہوں۔

تاریخ جلسہ ہائے سالانہ نمبر۔ 2

جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء کے موقع روز نامہ الفضل آن لائن لندن کو مختلف ممالک کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پر سالانہ نمبر نکالنے کی توفیق ملی جو 4اگست 2021ء کو الفضل آن لائن کی زینت بنا اور قارئین میں بہت مقبول ہوا۔ الحمدللہ علی ذلک۔

ادارہ کو اسکی مقبولیت کی وجہ سے احساس ہوا کہ باقی اور ممالک کی تاریخ جلسہ سالانہ اکٹھی کی جائے۔ جس کا اظہار بعض قارئین نے بھی کیا ہے۔ لہٰذا قارئین سے درخواست ہے کہ باقی ماندہ ممالک کے جلسہ ہائے سالانہ پر نوٹس لکھ کر بھجوائیں اور ادارہ نے اس سلسلہ میں جن دوستوں کو مضامین لکھنے کی درخواست کی ہے وہ اپنی اولین فرصت میں مضامین قلمبند کر کے جلد بھجوائیں۔ کان اللہ معکم حیث ما کنتم۔

(ابو سعید۔ ایڈیٹر)

خصوصی نمبر بر موقع 12 ربیع الاول

بعنوان۔ اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال

ادارہ الفضل آن لائن 12 ربیع الاول کے موقع پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بعنوان ’’اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال‘‘ ایک خصوصی شمارہ کی اشاعت کی توفیق پا رہا ہے وباللہ التوفیق

تمام اہل علم وصاحب قلم حضرات وخواتین سے مختصر آرٹیکلز و مضامین ضبط تحریر میں لا کر info@alfazlonline.org پر مورخہ 30 اگست 2021ء تک بھجوانے کی درخواست ہے۔

صحابہ اور بزرگان سلسلہ کے اس بارے واقعات بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔ شعراء بھی اپنے کلام سے خصوصی نمبر کو مزین کر سکتے ہیں۔ کان اللہ معکم حیث ما کنتم

قارئین الفضل سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ابو سعید۔ ایڈیٹر)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | GET IT ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سانحہ ہائے ارتحال

- مکرم آصف محمود۔ جرمنی سے یہ افسوس ناک اطلاع دیتے ہیں:

خاکسار کی چچازاد بہن مکرمہ سلمٰی شاہد اہلیہ خلیل شاہد صاحب 28 اگست 2021ء کو بعمر 74سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ چوہدری محمد حسین صاحب (مرحوم) کی صاحبزادی، بھائی محمودؓ آف سرگودھا صحابی مسیح موعود علیہ السلام اور زینب بی بیؓ صحابیہ مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ نہایت اعلیٰ صفات کی حامل، دیندار اور خدمت دین کرنے والی نافع الناس وجود تھیں۔ بہت لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ مہمان نوازی اور خوش مزاجی ان کی شخصیت کا خاصہ تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اوائل عمری میں نظام وصیت سے منسلک ہونے کی سعادت پائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی ہے۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میاں، دو بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کا سفر آخرت آسان فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

ادارہ الفضل تمام سوگوار ان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

- مکرم ڈاکٹر نصیر احمد۔ یوکے سے یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں کہ:

مکرم مبارک احمد تنویر۔ ملائشیا 29 اگست 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ عرصہ دراز سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ ڈاکٹرز نے اوپن ہارٹ سرجری کا مشورہ دیا، وہ ابتدائی چیک اپ اور سرجری کی تیاری میں ہسپتال داخل تھے کہ ان کا کووڈ19- پازیٹو آ گیا جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور اپنے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

آپ انتہائی دھیمے مزاج کے حامل، شریف النفس، غیرت دیں کا جذبہ رکھنے والے، جماعتی خدمات میں اعلی، خلافت کے مقرر کردہ عہدیداران کی تکریم و اطاعت میں اعلیٰ، صوم وصلاۃ کے پابند، نیک اور خوش الحان قاری تھے۔ آپ کے بچے بہت چھوٹے ہیں۔ احباب جماعت عالمگیر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالی خود کفیل اور کافی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کی نیکیاں اور دعائیں اولاد میں جاری رہیں لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ الفضل تمام سوگوار ان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔

اعلان نکاح

- مکرم وسیم احمد سروعہ مبلغ سلسلہ شمالی مقدونیہ یہ اعلان کرواتے ہیں کہ۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مؤرخہ 21.08.2021 کو بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد میں خاکسار کی بیٹی عزیزہ صائمہ احمد واقفہ نو کا نکاح عزیزم عمار احمد ابن مکرم امتیاز احمد آف جرمنی کے ساتھ پڑھایا اور دعا کرائی۔ عزیزم عمار احمد کی طرف سے مکرم حافظ اعجاز احمد طاہر اور عزیزہ صائمہ احمد کی طرف سے مکرم عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر نے ایجاب وقبول کیا۔ عزیزم عمار احمد مکرم چوہدری مقصود احمد اٹھوال کے پوتے اور مکرم ملک محمد رفیق مرحوم سابق صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ کے نواسے ہیں۔ جبکہ عزیزہ صائمہ احمد مکرم چوہدری رشید احمد سروعہ مرحوم کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اسماعیل سروعہ کی نواسی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ عزیزم عمار احمد کے نانا مکرم ملک محمد رفیق اور عزیزہ صائمہ احمد کے نانا مکرم چوہدری محمد اسماعیل سروعہ دونوں نے فرقان بٹالین میں اکھٹے خدمت کی توفیق حاصل کی تھی۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ادارہ الفضل کی جانب سے فریقین مبارک باد قبول کریں۔

اظہار تشکر

- مکرمہ خالدہ احمد لکھتی ہیں:

ہم سب بہن بھائی ادارہ الفضل آن لاین کے توسط سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام احباب جماعت کے شکرگزار ہیں۔ جنہوں نے ہماری والدہ محترمہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید اہلیہ محمد سعید احمد صاحب انجینئر جن کی وفات 17جولائی 2021ء کو ہوئی، پر ہم سے ہر رنگ میں اظہار افسوس کیا۔ خصوصا پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے از راہ شفقت خطبہ جمعہ میں امی جان کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ پڑھائی۔ اس موقع پر ہم خاندان مسیح موعود علیہ السلام، ذیلی تنظیم وتمام اعلیٰ عہدے داران کے بے حد مشکور وممنون ہیں جنہوں نے شدید گرمی اور وبائی صورت حال میں تمام احتیاطی تدابیر کو مدنظر رکھتے ہوئے والدہ صاحبہ کے جنازے میں شرکت کی۔ دنیا بھر سے ڈھیروں چاہنے والوں نے ٹیلی فونک پیغامات کے ذریعے سے ہماری ڈھارس بندھائی۔ میں ان تمام خواتین وحضرات کی بھی بہت ممنون ہوں جنہوں نے مختلف شہروں سے گھر آ کر اظہار تعزیت کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور حضور انور کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے آمین۔ ہم سب کو اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

قابل رشک ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اس کے برمحل خرچ کرنے کی غیرمعمولی توفیق اور ہمت بخشی۔

(بخاری)

پھر فرمایا۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ''باب الصدقہ'' ہے جہاں سے صدقہ وخیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔

(مسلم)

چھوٹی مگر سبق آموزبات

تربیت چھوٹی باتوں سے

آجکل دیکھا گیا ہے کہ والدین کا بچوں کو چھوٹی چھوٹی غلط باتوں سے روکنے کا رجحان ختم ہوتا جارہا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ بچے کو آزادی سے سب کچھ کرنے دو کہ روکنے ٹوکنے سے شخصیت پر منفی اثر پڑتا ہے۔ بے جا روک ٹوک یقیناً بچے کے لیے نفسیاتی مسائل پیدا کرسکتی ہے، لیکن بچوں کے بدتمیزی اور بے ادبی کرنے پر والدین کا خاموش رہنا ایک نامناسب رویّہ ہے۔ بچپن کی عمر شخصیت کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے اسی لیے آنحضرت ﷺ نے سات سال کی عمر میں نماز کا کہنے اور دس سال کی عمر میں نماز کا پابند بنانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کھانے پینے اور دیگر آداب زندگی کو شروع سے ہی ان کی زندگی میں شامل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

09 ستمبر 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	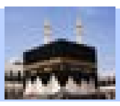	04:49	18:29
مدینہ منورہ	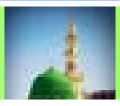	04:47	18:32
قادیان	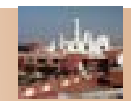	04:46	18:42
ربوہ		04:26	18:22
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:59	19:31